بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۰ رجب ۱۳۹۸ھ ۲۷ احسان ۱۳۵۷ہش ۲۷ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۴۵

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

ربوہ ۲۶ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور مصروفیات کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے کیبل گرام مورخہ ۲۵ جون کے ذریعہ جو تازہ اطلاع لندن سے ارسال فرمائی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"لندن ۲۵ جون۔ حضور کی طبیعت اگرچہ پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہت بہتر ہے لیکن کمر کے پٹھے میں خفیف کھچاؤ کی تکلیف اب بھی ہے۔

۲۲ جون بروز جمعرات حضور دفتر میں مصروف کار رہے اور بعض احباب کو علیحدہ علیحدہ ملاقات کا شرف بخشا۔

۲۳ جون کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل پہلے اردو اور پھر انگریزی میں خطبہ ارشاد فرمایا جو بچاس منٹ تک جاری رہا۔

۲۴ جون ہفتہ کے روز صبح حضور نے دفتر میں تشریف لا کر حسب معمول ڈاک ملاحظہ فرمائی اور احمدی احباب اور احمدی خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حافظ و ناصر ہو، اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے نیز حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے مبارک کرے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱ — ۱۵ تا ۱۹ جون ۱۹۷۸ء (قسط اوّل)

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور کے اعزاز میں برطانوی دار العوام میں دعوت استقبالیہ اور اس میں ممبران پارلیمنٹ اور مختلف ممالک کے سفراء کی شرکت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔ اے)

سہ روزہ عالمی کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی

یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سہ روزہ عالمی کسر صلیب کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے اسّی نوّے سال پہلے کسر صلیب کی جو عظیم مہم چلائی تھی اس کانفرنس کے ذریعہ اس کی تائید میں زبردست نشان ظاہر ہوئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عیسائی عقائد کے بطلان کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دینا ایک ایسا زبردست حربہ ہے جس کے سامنے عیسائیت کا تار و پود بکھر کے رہ جاتا ہے یہی وہ کسر صلیب ہے جس کے لئے مسیح محمدی کی بعثت ہوئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کی مہم کو اس کامیابی کے ساتھ چلایا اور پختہ دلائل کا ایک ایسا زبردست علم کلام پیدا کیا جس کے سامنے عیسائی پادریوں کو ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جن خطوط پر عیسائیوں کا معقولی اور منقولی دلائل کے ساتھ مقابلہ کیا تھا انہی خطوط پر اب خود عیسائی دانشور ٹھوس علمی تحقیقات پر مبنی کتابیں لکھ رہے ہیں مقالے تیار کر رہے ہیں۔ غرض تثلیثی مذہب کے عقائد و نظریات اب تحقیق و تدقیق کا ایک دلچسپ موضوع بن گئے ہیں اور ان پر معقولی اور منقولی رنگ میں بحث ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں سہ روزہ عالمی کسر صلیب کانفرنس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور اس کے انشاء اللہ بہت دُور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ کانفرنس کے مقررین جن میں عیسائی محققین بھی شامل تھے کے پُر مغز مقالہ جات اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے نہایت درجہ بصیرت افروز اختتامی خطاب اور عیسائیوں کو تبادلہ خیال کی دعوت سے مسیحیوں کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے اور اب وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔

احباب سے ملاقاتیں

۵ جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بین الاقوامی کانفرنس کے کامیاب اختتام کے بعد جسے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتوں سے نوازا ہے اہم دینی اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک مقامی جماعت کے بعض دوستوں کے علاوہ غیر ملکی مندوبین کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا جو واپس جانے سے پہلے حضور کی ملاقات کے متمنی تھے۔ اس کے بعد تین بجے حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر مشن ہاؤس کے لان میں ایک گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہے مندوبین میں سے اکثر کا یہ تاثر تھا کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ جس ملک میں جائیں جہاں جائیں احمدیت کے حق میں ایک زبردست رَو چل رہی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں غانا کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پہلے یہ حالت تھی کہ وہاں خدا کی راہ میں اتنے پیسے ایک سال میں جمع نہیں ہوتے تھے جتنے اب ایک ایک جلسے کے موقع پر جمع ہو جاتے ہیں۔

۶ جون۔ حضور آج بھی جماعتی امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ تین گھنٹے تک احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں اس روز بھی زیادہ تر بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے مندوبین تھے جو واپس جانے سے پہلے حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

شام کی سیر

نماز عصر کے بعد حضور مع حضرت

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی راولپنڈی سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ راولپنڈی میں ۳ جون کو آپ کا پتّہ کا اپریشن ہوا تھا جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ آپ کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے لیکن ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: رسید عبدالحیٔ ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر رُوداد

مسیح علیہ السلام کے لمبی عمر پانے اور طبعی طور پر فوت ہونے پر قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی سے استدلال

ڈنمارک کے نو مسلم احمدی فاضل جناب عبدالسلام میڈسن کا نہایت مدلّل، ٹھوس اور پُرمغز مقالہ

(۱)

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کی بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے دن (۳ جون ۱۹۷۸ء) کا پہلا اجلاس کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے آڈیٹوریم میں اِسی حال میں شروع ہوا کہ یہ حقیقت نکھر کر سامنے آئے بغیر نہ رہی کہ اِس کانفرنس اور اس میں زیرِ غور موضوع میں لوگوں کی دلچسپی نہ صرف قائم ہی ہے بلکہ اس میں بفضل اللہ تعالیٰ اضافہ ہوا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مندوبین پہلے روز کے مقابلہ میں زیادہ تعداد میں شریک ہوئے بلکہ مقامی انگریز سامعین بھی زیادہ تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اجلاس شروع ہونے سے قبل نہ صرف اصل آڈیٹوریم مندوبین اور دیگر سامعین سے پُر ہو چکا تھا بلکہ ملحقہ ہال بھی جس میں ٹی وی سرکٹ کی سہولت بہم پہنچائی گئی تھی اُمڈے چلے آنے والے سامعین کے لئے نشستوں کی گنجائش فراہم کرنے میں ناکافی ثابت ہوا۔ خوش قسمتی سے ایگزی بیشن کے علاقہ میں واقع پبلک روم تک لاؤڈ سپیکر کا کنکشن پہلے سے موجود تھا چنانچہ بہت سے مندوبین اور دیگر سامعین وہاں بیٹھ کر کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالوں اور تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ دوسرے روز کا صبح کا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا۔

مسیح کی صلیبی موت سے نجات
(از روئے قرآن مجید)

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ڈنمارک کے نو مسلم احمدی فاضل مکرم جناب عبدالسلام میڈسن نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کانفرنس کے اصل موضوع "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" پر قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کی رُو سے روشنی ڈالی اور بہت ہی مدلّل انداز میں واضح فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ از بس ضروری ہے کہ مسیح علیہ السلام نہ صرف صلیب سے زندہ اُترتے بلکہ طویل عمر بھی پاتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں صلیبی موت سے نجات بخشی اور پھر انہیں طویل عمر بھی عطا فرمائی اور پھر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔

برادرم مکرم عبدالسلام میڈسن کا اس کانفرنس میں مقالہ پڑھنا اور اس میں قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رُو سے موضوع زیر بحث پر فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالنا اپنی ذات میں ایک نشان کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ ایک عیسائی پادری کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف گہرے مطالعہ کے بعد اسلام قبول کیا بلکہ عربی زبان اور اسلامی علوم میں دسترس حاصل کی۔ ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو بہت مقبول ہوا۔ علاوہ ازیں وہ اسلامی موضوعات پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور ڈنمارک میں اسلام کے آنریری مبلغ کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ نے زیرِ بحث موضوع پر تین جہات سے روشنی ڈالی:- (اوّل) انسان کا فانی ہونا۔ (دوم) تمام رسولوں اور نبیوں کا فانی ہونا اور ان سب کا وفات پانا۔ (سوم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فانی ہونا اور وفات پانا۔

اِس امر کے ثبوت میں کہ انسان فانی ہے اور جو بھی انسان اِس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اس کے لئے مقدر ہے کہ وہ ایک مقررہ مدت کے بعد ضرور بالضرور وفات پائے اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہو۔ آپ نے قرآن مجید کی حسب ذیل آیات پیش کیں:-

(۱) قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ (السجدۃ آیت ۱۲)

ترجمہ:- تُو کہہ کہ وہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے ضرور تمہاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۲) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۳۶)

ترجمہ:- ہر جان موت چکھنے والی ہے اور ہم تمہاری بُرے اور اچھے حالات سے آزمائش کریں گے اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا۔

(۳) اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیات ۳۲، ۳۳)

ترجمہ:- کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ بھی کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ واپس نہیں لوٹتے اور سب لوگ ضرور ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔

(۴) وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون آیت ۱۰۱)

ترجمہ:- اور ان (وفات یافتہ لوگوں) کے پیچھے ایک پردہ ہے اُس دن تک کہ وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے (پس وہ دنیا کی طرف زندہ کر کے کبھی لوٹائے نہیں جائیں گے۔)

قرآن مجید کی رُو سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ ہر انسان فانی ہے اور مرنے کے بعد وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آ سکتا آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انبیاء اور رسول بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ وہ سب انسان ہونے کی وجہ سے فانی ہی تھے چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے وفات پائی اور کوئی ایک بھی مرنے کے بعد اس دنیا میں واپس نہیں لوٹا اور نہ لوٹ سکتا تھا۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے استدلال کیا:-

(۱) وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۹)

ترجمہ:- اور ہم نے ان (رسولوں) کو ایسا جسم نہیں دیا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ سدا (زندہ) رہنے والے تھے۔

(۲) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ (آل عمران آیت ۱۴۵)

ترجمہ:- اور محمدؐ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی تمام رسول گزر چکے (یعنی وفات پا چکے) ہیں۔

قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کے بعد کہ انسان فانی ہے، جو بھی متنفس اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے اور پھر مرنے کے بعد کبھی دنیا میں واپس نہیں آتا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ رسولوں میں سے بھی کسی کو اس دنیا میں ہمیشہ کی جسمانی حیات نصیب نہیں ہوئی اور نہ کوئی نبی یا رسول وفات پانے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آیا، جناب عبدالسلام میڈیسن نے اپنے مقالہ کے تیسرے اور سب سے اہم حصہ میں قرآن مجید کی رُو سے اس امر کو وضاحت سے پیش کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے وفات پائی لیکن آپ کے دشمن آپ کو صلیب پر مارنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آپ صلیب پر سے زندہ اُترے اور پھر طویل عمر پانے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد طبعی موت سے فوت ہوئے اور اب آپ اُسی مادی جسم کے ساتھ دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آ سکتے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی عام قانونِ قدرت کے ماتحت طبعی وفات کے ثبوت میں آپ نے درج ذیل آیات پیش کیں:-

(۱) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد ۔ مربی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نہایت عظیم الشان اور بہت ہی برکت والی کتاب ہے۔ قریباً ہر مذہب میں اس کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کی یہ آخری شریعت اور مکمل کتاب اپنے وقت پر نازل ہوئی اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔ اس مبارک کتاب میں نسل انسانی کے لئے بے شمار برکات اور انوار ہیں اس خزانہ انوار و برکات سے ہم تب ہی فیض یاب ہو سکتے ہیں اگر ہم اس کی صحیح عظمت اور اہمیت کو سمجھیں اس کا علم حاصل کریں اور اس کے احکام پر صدق دل سے عمل پیرا ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کے بارہ میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴-۲۵)

قرآن کریم سے فیض حاصل کرنے کے سلسلہ میں سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ ہم اس کا علم حاصل کریں یہ بات اتنی اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود بار بار اس کی تاکید کر کے مسلمانوں کو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے ایک آسان طریق بھی بتا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

(توبہ : ۱۲۳)

یعنی مومنوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو (تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں۔ پس ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھے اور پھر اپنی قوم میں واپس آ کر انہیں ہوشیار کرتے اور دین سکھاتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کیونکہ ہر مسلمان فرد کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر باہر جا سکے اور مرکز میں قیام کر کے بذات خود دینی علم حاصل کرے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ ہر جماعت یا گاؤں یا علاقہ میں سے کچھ لوگ علم دین کے لئے سفر اختیار کریں اور وہ جماعتی اور علمی مرکز میں کچھ عرصہ قیام کر کے دینی علوم حاصل کریں اور پھر واپس آ کر اپنے لوگوں کو تعلیم دیں۔ اس طرح ساری قوم کے لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہوئے تحصیل علم کر سکیں گے اور دین و دنیا میں ترقی کا موقعہ انہیں مل جائیگا۔

قرآن مجید کے اسی ارشاد کی تعمیل میں ہر سال مرکز کی طرف سے تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ احباب جماعت دینی علوم سیکھیں اور مرکز میں قیام کر کے روحانی برکات حاصل کریں اور پھر اپنی جماعتوں میں واپس جا کر لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں قرآنی علوم کے پھیلانے کی زبردست تڑپ پائی جاتی ہے حضور لگاتار جماعت کے دوستوں کو یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ وہ علم قرآن کی اہمیت کو سمجھیں اس کے حصول کے لئے مرکز میں آئیں اور پھر اسے آگے لوگوں تک پہنچائیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک دل میں اس کی محبت نہ ہو جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو جب تک کہ آپ اس کو کما حقہ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں"

(الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۶۶ء ص)

پھر ایک اور خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہمیں چاہیئے کہ انفرادی اور جماعتی طور پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنی کوششیں، اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں۔ اس موقع پر بھی ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا تعلق درس گاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم کو پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے گا۔"

(الفضل ۱۸ر اگست ۱۹۶۶ء ص۵)

اس سال تعلیم القرآن کلاس ۱۰ر جولائی تا ۲۴ر جولائی ۱۹۷۸ء مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ کثرت سے اس میں شامل ہو کر انوار و برکات حاصل کریں۔ جماعتی عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس کلاس میں بھجوانے کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!

"یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے۔ مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے"

(المسیح الموعودؑ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

مرتبہ: مکرم مولوی حسن بصری صاحب مبلغ جاکرتا

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول کو حکومت کی طرف سے رخصت ہوتی ہے۔ جاکرتہ کی جامع مسجد "استقلال" میں حکومت کی طرف سے بھی جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جاتا ہے اور مکرم پریذیڈنٹ سہارتو صاحب اور دوسرے وزراء بھی خطاب کرتے ہیں اور ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس قسم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

ہماری اکثر جماعتیں بروز اتوار یا دوسرے دنوں میں رات کے وقت یہ جلسہ منعقد کرتی ہیں۔ اکثر غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا جاتا ہے اور جلسہ کے بعد عموماً چائے، کھانا یا مٹھائیوں سے سب حاضرین کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ ان جلسوں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع کے علاوہ تبلیغی رنگ میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے عقائد وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر خواتین خود بھی جلسہ منعقد کرتی ہیں۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت ہائے انڈونیشیا کی بعض رپورٹیں درج ذیل ہیں:-

جاکرتہ : JAKARTA.

مورخہ ۲۶ فروری ۷۸ء بروز اتوار جماعت احمدیہ جاکرتہ نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی صبح نو بجے سے ایک بجے تک جاری رہی جس میں تقریباً دو صد احباب نے شرکت کی۔ اور پچاس کے قریب غیر از جماعت احباب تھے۔ مکرم آدم گئی صاحب، مکرم شافعی بتو صاحب اور مکرم یحییٰ پونتو صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔

کیبایوران : KEBAYORAN.

۵ مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ کیبایوران نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد مسجد میں کیا۔ اس جلسہ میں ڈیڑھ صد احباب نے شرکت کی۔ اور مکرم عبد الشان صاحب، اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے لیکچرز دیئے۔

جماعت نے اس موقعہ پر بطور امداد یا خدمت خلق کے طور پر اپنے پانچ احمدی ڈاکٹروں کو بلا کر ۲۵ بچوں کے ختنے کرائے۔ ان بچوں میں سے اٹھارہ بچے غیر از جماعت تھے اور ختنے کرانے کے علاوہ بچوں کو کپڑے بھی دیئے گئے۔

تامبن : TAMBUN.

۴ مارچ ۷۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ تامبن نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ خاکسار اور پانچ خدام جاکرتہ سے گئے۔ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقریر کے بعد کافی غیر از جماعت احباب نے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ان میں بعض سوالات امکان نبوت کے بارہ میں بھی تھے۔ یہ جلسہ رات ۱۱ بجے ختم ہوا اور ۱۲ بجے کے قریب ہم واپس جاکرتہ پہنچے۔

گونڈرنگ : GONDRONG.

۱۸ مارچ ۷۸ء کو جماعت گونڈرنگ نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ یہ گاؤں پہلے ڈاکوؤں اور جھگڑالو لوگوں کے نام سے مشہور تھا مگر احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اب یہ لوگ بہت ہی عبادت گزار اور اسلام و احمدیت کے لئے قربانیاں کرنے والے ہیں۔

یہاں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک احمدی کے گھر میں منعقد کیا گیا۔ جگہ کا کافی وسیع انتظام تھا لیکن لوگ اس کثرت سے آئے کہ ہمارے احمدی بھائیوں کو کھڑا ہو کر جلسہ کی کارروائی سننی پڑی۔ سوالات و جوابات کا موقع دیا گیا۔ بعض سوال اسراء و معراج و وفات عیسیٰؑ اور امکان نبوت کے متعلق بھی تھے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ خاکسار نے ایک گھنٹہ تقریر کی جلسہ کی کارروائی رات دو بجے تک جاری رہی۔

کوتامو باگو : KOTAMUBAGU.

یہ شہر جزیرہ سلاویسی کے شمالی علاقہ میں واقع ہے اور یہاں ہمارے مبلغ مکرم منصور احمد صاحب کام کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ ۲۰ فروری ۷۸ء کو مسجد احمدیہ موتو بوی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مقامی حکومت کے نمائندگان اور دوسرے معزز احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر آپ نے ایک مفصل تقریر کی۔ سوالات و جوابات کا موقع دیا گیا۔ ملکی رواج کے مطابق حاضرین کی مٹھائیوں اور مشروبات سے خاطر تواضع کی گئی۔

گاروت : GARUT.

یہاں ہمارے مبلغ مکرم محی الدین صاحب کام کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ گاروت نے ۲۰ فروری ۷۸ء بروز سوموار بعد نماز عشاء مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ اس جلسہ میں مکرم صدکر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از بائیبل اور مکرم مولوی صاحب نے سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ کافی غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ اختتام جلسہ پر رواج کے مطابق سب حاضرین کی خاطر تواضع کی گئی۔

تاسک ملایا : TASIK MALAYA.

مکرم مولوی محی الدین شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت تاسک ملایا نے ۱۲ فروری کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ خاکسار نے ۹۰ منٹ تک آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت حضرت یوسف علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ ۲۰۰ سے زائد احباب نے شرکت کی جن میں کافی غیر از جماعت احباب بھی تھے۔ حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

وانا سگرا : WANASEGRA

مکرم مولوی محی الدین شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس جماعت نے ۲۵ فروری ۷۸ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔ رات کے ۸ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ آپ نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ تین صد احباب نے شرکت کی۔ باوجود بارش کے کافی غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔

لاحت : LAHAT.

یہ شہر جزیرہ سماٹرا کے جنوبی حصہ میں واقع ہے۔ یہاں پر ہمارے مبلغ مکرم سیوطی عزیز صاحب ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ فروری ۷۸ء کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ آپ نے سیرۃ النبیؐ پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ ایک صد سے زائد احباب نے شرکت کی۔ ان میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

جاتی : JATI.

یہ جماعت لاحت کے قریب واقع ہے۔ انہوں نے یکم مارچ ۷۸ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ مکرم سیوطی عزیز صاحب نے وہاں بھی ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز عشاء ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ ۵۰ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

بوگور : BOGOR.

مورخہ ۲۱ فروری ۷۸ء بعد نماز مغرب مسجد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ احمدی احباب کے علاوہ کثرت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ سوالات کا موقع بھی دیا گیا جن کے مکرم مرزا صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ جلسہ رات ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہا۔

بالآخر درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب مبلغین کی حقیر مساعی کو قبول کرے اور ہمیں اسلام و احمدیت کی کامیاب خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین تا کہ رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد علیہ السلام اور آپ کے مریدوں کے ذریعہ جلد از جلد دنیا کے کناروں کو روشن کرے۔

(آمین)

درخواست دعا

برادرم مکرم محمد ابراہیم صاحب حوالدار [illegible]

سال سے داڑھ میں ناسور کی وجہ سے علیل ہیں۔ آج کل سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد ضلعداری کلرک
امیر جماعت احمدیہ تھرپارکر سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی روداد (بقیہ صفحہ ۲)

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝

(مریم آیات ۳۱ تا ۳۴)

ترجمہ:- (ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت وجود بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے اور اس نے مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اُس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا (اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی۔

دوسری آیت جس سے آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی لمبی عمر پانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا استدلال کیا یہ تھی:-

(۲) اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (آل عمران آیت ۵۶)

ترجمہ:- (اُس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا۔

آپ نے بتایا مُتَوَفِّیْكَ کے دو - ایک یہ کہ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ میں تیرے عرصۂ حیات کو پورا کروں گا۔ اس میں یہ اشارہ مخفی تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن انہیں درمیان میں صلیب پر لٹکا کر مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے بلکہ آپ اپنے عرصۂ حیات کو پورا کر کے یعنی لمبی عمر پا کر طبعی طور پر وفات پائیں گے۔ آپ نے مزید بتایا کہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے یا قتل کئے جانے کی واضح الفاظ میں تردید فرمائی چنانچہ فرمایا:-

(۳) وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝

(النساء آیات ۱۵۸، ۱۵۹)

ترجمہ:- اور ان (یعنی یہودیوں) کے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ ہم نے ہی بلاشبہ مسیح عیسیٰ بن مریم رسولِ خدا کو قتل کر ڈالا ہے (وہ مردود ہو گئے ہیں) حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے صلیب پر مارا بلکہ وہ ان کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا اور جنہوں نے اس (یعنی مسیح کے صلیب سے زندہ اتارے جانے) کے بارہ میں اختلاف کیا ہے وہ یقیناً شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کے متعلق کوئی بھی یقینی علم نہیں ہے۔ ہاں صرف ایک وہم کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور (انہوں نے اس واقعہ کی اصلیت کو پوری طرح نہیں سمجھا) اور انہوں نے بلاشبہ اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف بلند مقام عطا کیا (یعنی اپنے حضور میں عزت اور رفعت بخشی) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے کی واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ آپ نے مُتَوَفِّیْكَ کے مطابق صلیب سے زندہ اُترنے اور لمبی عمر پانے کے بعد طبعی طور پر وفات پائی۔

آپ نے اپنے مقالہ میں مسیح علیہ السلام کے لمبی عمر پانے اور طبعی طور پر وفات پانے کے متعلق متعدد احادیث سے بھی استدلال کیا اور اس ضمن میں کنز العمال جزو ۶ ص ۱۲۰ کی یہ حدیث بھی پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم ۱۲۰ سال تک زندہ رہے اور میں ساٹھ کے سر پر چلا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا اس حدیث سے بھی صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے تھے تبھی تو آپ اس دنیا میں لمبی عمر پا کر اور اپنا مشن پورا کر کے فوت ہوئے۔

یورپ کے ایک نومسلم احمدی فاضل کا یہ مدلل، ٹھوس اور پُرمغز مقالہ جو عربی اور اسلامی علوم میں ان کی غیر معمولی دسترس کا آئینہ دار تھا کانفرنس میں موجود مقامی انگریزوں اور دوسرے غیرمسلموں کے لئے حیرت و استعجاب کا اور احمدی مندوبین اور دیگر سامعین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا اور وہ خوشی سے جھوم اُٹھے۔

(باقی)

تلاش گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی عزیز طاہر احمد عمر ۱۸ سال۔ دماغی مریض۔ رنگ گندمی۔ آنکھیں پتلی۔ کان تھوڑے سے اندر کو مُڑے ہوئے۔ اپنا نام اور پتہ نہیں بتا سکتا۔ توتلی زبان میں اپنا نام طھلو بتاتا ہے۔ اسے اکثر مرگی کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ سفید رنگ کی قمیص اور ہلکے سبز رنگ کی شلوار پہنے ہوئے ہے۔ سر اور پاؤں سے ننگا ہے۔ ۱۳ جون بروز منگل شاہدرہ ریلوے اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہو کر لاپتہ ہو گیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا ہے کہ وہ شیخوپورہ، جڑانوالہ، سانگلہ ہل کے ریلوے اسٹیشنوں کے علاوہ میلے کچیلے کپڑوں میں فقیروں کی طرح کراچی ریلوے اسٹیشن پر بھی دیکھا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ اس کی والدہ اور گھر کے تمام افراد بے حد پریشان ہیں۔ نیز احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز طاہر کی بازیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

نثار احمد خان شاہد معرفت عبدالقدیر خان
ونڈالہ روڈ۔ نزد علم دین کوٹھی۔ شاہدرہ۔ لاہور

درخواست ہائے دعا

۱- میرے پھوپھا مکرم ملک محمد صادق صاحب (ادریس) آف اسلام آباد سکوٹر کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اسلام آباد ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ (ملک وسیم احمد دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

۲- مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

نادر موقع

دارالرحمت وسطی میں ایک کنال اور دس مرلہ میں مکانات ۔ ایک باموقع جگہ پر دس مرلہ میں محلہ دارالعلوم میں مکان۔

خواہشمند احباب فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

احمد اسٹیٹس فون ۵۳۵
انسے مارکیٹ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی دینی اور جماعتی مصروفیات (بقیہ صفحہ اوّل)

سعیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ویزلے گارڈن (WISLEY GARDEN) میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اراکینِ قافلہ کے علاوہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ۔ امام بشیر احمد خاں صاحب رفیق۔ منیر الدین شمس صاحب۔ منیر احمد خاں رفیق صاحب۔ وسیم احمد چوہدری (ابن مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ربوہ) اور سعید احمد صاحب جسوال بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

یہ باغ اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے مختلف اقسام کے رنگارنگ پھولوں سے اٹا پڑا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مختلف قسم کی سبزیوں اور پھلوں کے نمونے بھی موجود ہیں۔ حضور نے یہاں کچھ دیر تک چہل قدمی کی اور باغ کے اندر ایک ریسٹورنٹ میں افرادِ خاندان اور خدام سمیت چائے پی۔

واپسی پر رچ منڈ پارک (RICHMOND PARK) میں سے گزرتے ہوئے سینکڑوں ہرن اور چیتل کے ریوڑ نظر آئے جو بڑے مست اِدھر اُدھر چر پھر رہے تھے۔ یہ سب ہرن کوئین کی ملکیت ہیں۔ ان کا شکار منع ہے۔ لوگ جوق در جوق اس باغ میں سیر کے لئے جاتے ہیں لیکن کیا مجال کوئی آدمی شکار کی نیت سے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھے۔

ہاؤس آف کامنز میں دعوتِ استقبالیہ

۷ جون جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک اور رنگ میں خوشی کا دن تھا۔ اس روز حضرت صاحب کی برطانیہ میں تشریف آوری ۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ایک معزز رکن مسٹر ٹام کاکس (TOM COX) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے اعزاز میں چار بجے شام ہاؤس آف کامنز (دار العوام) میں ایک شاندار دعوتِ استقبالیہ دی۔

اِس دعوت میں شمولیت کے لئے حضورِ انور ساڑھے تین بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، چوہدری ظہور احمد صاحب، چوہدری سلیم ناصر صاحب، خاکسار راقم الحروف اور منیر الدین شمس صاحب نائب امام بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور کی موٹر کار جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا ٹھیک چار بجے ہاؤس آف کامنز کے سامنے پہنچی تو مکرم بشیر احمد خاں رفیق امام مسجد لندن اور مسٹر ٹام کاکس نے آگے بڑھ کر حضور کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور حضور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ ازاں بعد حضور مسٹر ٹام کاکس کی معیت میں مختلف گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے اُس جگہ تشریف لے گئے جو ہے تو پارلیمنٹ کے ممبروں کا ڈائننگ روم لیکن اس وقت ایک ایسی دعوت کے لئے مخصوص تھا جس میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ مہمانِ خصوصی تھے۔

اِس دعوت میں وانڈز ورتھ، کرائیڈن، کینزنگٹن، چیلسی اور ویسٹ منسٹر کے میئرز کے علاوہ انگلستان کے مختلف علاقوں کے اٹھارہ ممبرز پارلیمنٹ، پاکستان سوسائٹی کے صدر اور سیکرٹری، ماریشس، چیکوسلاواکیہ اور پرتگال کے ڈپٹی ہائی کمشنرز، بولیویا ارجنٹائن اور بہاما کے سفیر، پاکستان میں برطانوی سفارت خانہ کے ایک سابق سیکرٹری مسٹر ہیلیے، سابق ڈائریکٹر تعلیمات کینیا، اعلیٰ حکام اور ان کی بیگمات، مذاہبِ عالم کے چند معزز اراکین، بعض سکھ اور ہندو احباب اور پریس کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں وہ غیر ملکی مندوبین جو کانفرنس میں شریک تھے اور ابھی تک لندن میں مقیم تھے ان کی ایک خاصی تعداد بھی دعوت میں شامل تھی۔

سب سے پہلے میئرز اور پھر پارلیمنٹ کے معزز اراکین، سفراء اور دوسرے معززین نے حضور کو بڑے ادب و احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا اور باری باری حضور سے نہایت مخلصانہ انداز میں ہاتھ ملائے اور تعارف کروایا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے بھی تھے جو تقسیم ملک سے پہلے ہندوستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ حضور سے ملتے ہی قیامِ ہندوستان کی یادیں تازہ کرنے لگے۔ اکثر ایسے بھی تھے جو مذہبی اور عالمی موضوعات پر حضور کی گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سُنتے رہے۔ دورانِ گفتگو حضور اُن کے سامنے قرآنی تعلیم کی عظمت اور اسلام کی خصوصیات کو بڑے دلنشین پیرایہ میں بیان فرماتے رہے۔

جیسا کہ خاکسار اپنی رپورٹوں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہے اِس سفر میں بس ایک ہی چیز ہے جو ہر وقت حضور کے پیشِ نظر رہتی ہے اور ایک ہی فکر ہے جو ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے ہر جگہ خدائے واحد لاشریک کی پرستش ہونے لگے اور انسانیت کے حقیقی محسن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پوری شان کے ساتھ ساری دُنیا پر جلوہ گر ہو جائے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی آپ کی گفتگو آپ کے اِسی اندازِ فکر کی آئینہ دار تھی۔

اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا جس میں برطانوی وزیرِ خارجہ ڈاکٹر اوون تقریر کر رہے تھے۔ حضور چند دوستوں کے ساتھ سپیشل گیلری میں تشریف لے گئے ایک ہال میں آپ کی سابق وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ سے ملاقات ہوئی۔ آکسفورڈ میں طالبِ علمی کے زمانہ میں مسٹر ہیتھ آپ کے کلاس فیلو بھی رہ چکے ہیں۔ اِس مختصر سی ملاقات میں کئی پرانی یادیں تازہ کیں۔ ساڑھے پانچ بجے حضور اپنے معزز میزبان مسٹر ٹام کاکس کا شکریہ ادا کر کے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔

لندن کے بعض اور سرکردہ معززین نے بذریعہ خطوط اِس بات کا اظہار کیا کہ وہ قلّتِ وقت کی وجہ سے استقبالیہ میں شامل نہ ہونے پر اظہارِ افسوس کرتے ہیں اور دلی خواہش رکھتے ہیں کہ کسی موقع پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی ملاقات کا شرف حاصل کر سکیں۔ ان میں وزیر اعظم برطانیہ، اپوزیشن پارٹی کی لیڈر مسز تھیچر اور لارڈ میئر آف لندن شامل ہیں۔ اِسی طرح ہاؤس آف کامنز کے سپیکر نے بھی معذرت کے خط میں لکھا کہ چونکہ عین دورانِ RECEPTION وہ ہاؤس کی صدارت کر رہے ہوں گے اِس لئے شامل نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے اپنے خط میں اِس محرومی پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔

ہاؤس آف کامنز میں حضور کی دعوتِ استقبالیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اِس سلسلہ میں مکرم امام صاحب کے صاحبزادہ عزیزم منیر احمد خاں رفیق اور ان کے معاونین نے بڑی [illegible] دکھائی۔ دعوت کے جملہ انتظامات کے علاوہ مدعوین کو دعوت نامے بھجوانے اور ان سے CONFIRMATION لینے کے لئے ان کو لگاتار کئی دن تک بہت محنت کرنی پڑی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

ہاؤس آف کامنز یعنی عوام کے نمائندوں کی برطانوی پارلیمنٹ (دار العوام) کی ابتداء ۱۵۴۷ء میں ویسٹ منسٹر محل کے سینٹ سٹیفنس کے گرجا میں ہوئی جہاں ۱۸۳۴ء تک دار العوام قائم رہا۔ اس سال آتشزدگی سے اس کو نقصان پہنچا لیکن اس کا زیریں حصہ بچ گیا۔ ۱۸۵۲ء میں نئے ایوان کی تعمیر مکمل ہوئی مگر ۱۹۴۱ء میں جرمنوں کی شدید بمباری سے اس کا ایک حصہ تباہ ہو گیا اس کے بعد اس حصہ کی تعمیرِ نو کا کام ۱۹۵۰ء میں مکمل ہوا۔ شکل و صورت اور مکانیت کے لحاظ سے یہ ۱۸۵۲ والے ایوان جیسا ہی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ضرور ہوا ہے کہ زائرین اور پریس کے لئے بڑی بڑی گیلریاں بنا دی گئی ہیں۔

دریائے ٹیمز کے کنارے واقع برطانوی پارلیمنٹ کی یہ عمارت اپنی طرزِ تعمیر اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے اور برطانیہ عظمیٰ اور اس کی روایات کی صحیح عکاسی کرتی ہے یہی وہ برطانوی ایوانِ حکومت ہے جس میں بیٹھ کر انگریز ساری دُنیا فتح کرنے کے منصوبے بنایا کرتے تھے اور اسی ایوان سے دُنیا بھر میں مسیحی مذہب کو پھیلانے کی بھی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ لیکن آج مسیح محمدی کا ایک نائب اور خلیفہ راشد اسی ایوان کے ایک حصہ میں نہ صرف ان کے قلوب کو اسلام کی روشنی سے منوّر کر رہا تھا بلکہ اسی ایوان میں عیسائی مدعوین کے درمیان اسلام کی فتح اور سلطنتِ برطانیہ میں اسلام کے فروغ کے سلسلہ میں اپنے منصوبوں کا اعلان کر رہا تھا۔ (باقی)

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات"

لندن کانفرنس کی مفصّل رپورٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب ماہنامہ خالد کے خصوصی نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ احباب کے اصرار پر اِس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے جو احباب منگوانا چاہیں وہ ماہنامہ خالد کے دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)